ابن الذبیحین

مولانا گل نواز ایوبی، فاضل جامعہ بنوری ٹاؤن

ابن عربی لفظ ہے اور بیٹے کے لئے بولا جاتا ہے۔ قرآن پاک میں بھی یہ لفظ اسی معنی کے لئے استعمال ہوا ہے۔ سورۂ توبہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:...... یہود کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصرانی کہتے ہیں مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔

ذبیحین: ذبیح کی تثنیہ ہے، صاحب مصباح اللغات نے اس کے تین معنی بیان کئے ہیں:

ا...... ذبح کیا ہوا، ۲...... قربانی کے لائق جانور، ۳...... حضرت اسماعیل علیہ السلام کا لقب۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام ذبیح اللہ، حضرت محمد ﷺ کے آباؤ اجداد میں سے ہیں، اسی وجہ سے آپ علیہ السلام ابن الذبیح ٹھہرے، مگر واقعۂ ذبح آپ علیہ السلام کے اجداد میں دو مرتبہ پیش آیا تو اسی وجہ سے آپ علیہ السلام کا لقب ابن الذبیحین پڑا۔

دو ذبیح کون ہیں؟

ایک ذبیح تو حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں اور ہر مسلمان اس بات سے بخوبی واقف ہے، مگر کتب سیرت کے عدم مطالعہ یا قلت مطالعہ کی وجہ سے واقعہ ذبیح ثانی سے جاہل ہیں۔

حضرت امیر معاویہؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک بار حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ ایک اعرابی آیا اور آپ علیہ السلام کو ان الفاظ سے خطاب فرمایا: یا ابن الذبیحین! آپ علیہ السلام نے تبسم فرمایا۔

ابن الذبیحین والی حدیث روایت کر کے جب حضرت معاویہؓ فارغ ہوئے تو حاضرین میں سے کسی نے دریافت فرمایا کہ وہ ذبیح کون ہے؟ تو حضرت معاویہؓ نے حضرت عبد اللہ کا واقعہ بیان کر کے فرمایا کہ ایک عبد اللہ اور دوسرے حضرت اسماعیل علیہ السلام۔ (بحوالہ سیرت مصطفیٰ)

واقعۂ حضرت عبد اللہ کچھ اس طرح سے ہے کہ کئی صدیاں پہلے جب مکہ میں بنی اسماعیل اور

بنی جرہم آباد تھے اور ان میں رشتہ داریاں بھی قائم ہوگئی تھیں، مرور زمانہ کے ساتھ آپس میں منازعت ومخاصمت کی نوبت آگئی اور بنی جرہم بنی اسماعیل پر غالب آگئے اور مکہ میں ان کی حکومت قائم ہوگئی، رفتہ رفتہ اپنی رعایا پر ظلم کرنا شروع کردیا، جب ظلم وستم اور کعبہ کی بے حرمتی حد سے بڑھ گئی تو عوامی ردّعمل کے نتیجے میں بنی جرہم مکہ سے نکل گئے جاتے وقت خانہ کعبہ کی چیزوں یعنی (تبرکات) کو بئر زم زم میں دفن کرگئے اور بئر زم زم کو ہموار کردیا، جب بنی اسماعیل مکہ میں لوٹ آئے تو کچھ عرصے بعد سرداری جناب عبدالمطلب کے حصہ میں آگئی، پھر آپ نے اپنے رویائے صالحہ کے اشارہ پر بئر زمزم کو دوبارہ کھود کر ظاہر کردیا۔

چاہ زم زم کو کھودتے وقت عبدالمطلب کے اکلوتے بیٹے حارث کے سوا کوئی یارو مددگار نہیں تھا، آپ نے منت مانی کہ اگر حق تعالیٰ نے مجھ کو دس بیٹے عطا کئے تو ایک فرزند کو اللہ کے نام پر ذبح کردوں گا، جب اللہ نے ان کی یہ تمنا پوری کردی تو ایک رات آپ خانہ کعبہ کے سامنے سورہے تھے تو خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کہہ رہا ہے کہ: اے عبدالمطلب! اس نذر کو پورا کیجئے جو آپ نے اس گھر کے مالک کے لئے مانی تھی، جب عبدالمطلب خواب سے بیدار ہوئے تو اپنے سب بیٹوں کو جمع کیا اور اپنی نذر اور خواب کی خبر دی، سب بیٹوں نے یک زبان ہوکر کہا آپ اپنی نذر پوری کریں اور جو چاہیں کریں، عبدالمطلب نے سب بیٹوں کے نام قرعہ ڈالا تو حسن اتفاق سے قرعہ حضرت عبداللہ کے نام نکلا جن کو عبدالمطلب زیادہ محبوب رکھتے تھے، ان کا ہاتھ پکڑ کر قربان گاہ چل پڑے اور چھری بھی ساتھ تھی، حضرت عبداللہ کی بہنیں یہ منظر دیکھ کر رونے لگیں، ایک بہن نے کہا: ابا جان! آپ دس اونٹوں اور عبداللہ میں قرعہ ڈال کر دیکھئے، اگر قرعہ اونٹوں کے نام نکل آئے تو دس اونٹوں کی قربانی دیجئے اور بھائی عبداللہ کو چھوڑ دیں، جب قرعہ ڈالا گیا تو حضرت عبداللہ ہی کے نام نکلا، چنانچہ عبدالمطلب دس دس اونٹ زیادہ کرکے قرعہ ڈالتے جاتے، مگر قرعہ عبداللہ ہی کے نام نکلتا تھا، یہاں تک کہ سو اونٹ پورے کرکے قرعہ ڈالا گیا تو وہ اونٹوں کے نام پر نکلا، اسی وقت عبدالمطلب اور تمام حاضرین نے اللہ اکبر کہا اور بہنیں اپنے بھائی عبداللہ کو اٹھا لائیں اور عبدالمطلب نے وہ سو اونٹ صفا و مروہ کے درمیان نحر کئے۔

اسی واقعہ کے بعد سے حضرت عبداللہ ذبیح کے لقب سے موسوم ہوئے اور اسی وجہ سے ہی آپ کے فرزند ارجمند حضرت محمد ﷺ کو ابن الذبیحین (یعنی دو ذبیح کے فرزند) کہتے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم

☆☆....☆☆